منگل
16- مئی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 107 منگل-16 ذوالحجہ-1415ھ' 16 ہجرت 1374 ہش' 16 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## انسان کو ہردم اپنی ہستی پر غور کرنا چاہئے

انسان کو چاہئے کہ ہردم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان ان سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جاوے لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے مگر یہ ممکن نہیں ہے جبتک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ' غضب' کینہ' جوش' ریا' تکبر' حسد وغیرہ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہیں میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی ہی تھی۔ جیسے لکھا ہے (-) اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۸)

## مذہبی اقدار کی پیروی کی طرف توجہات مبذول کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ ان تمام چیزوں میں یہ پیش نظر رکھے کہ نہ لعب غالب آئے' نہ لہو غالب آئے' نہ زینت غالب آئے' نہ تفاخر غالب آئے' نہ تکاثر غالب آئے۔ یہ ساری وہ چیزیں ہیں کہ اگر وہ دنیا کے لحاظ سے قوموں پر غالب آجائیں تو قومیں تباہ ہو جایا کرتی ہیں۔ بلکہ ان سارے جذبات کو مذہبی اقدار میں تبدیل کریں اور مذہبی اقدار کی پیروی کی طرف اپنی توجہات کو مبذول کر دیں۔

لذتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرما رہا ہے کہ تمہیں کم نہیں حاصل ہوں گی۔ مثلاً لہو ہے لہو اختیار کرنے میں بھی ایک لذت ہے۔ مگر اللہ کی خاطر چھوڑنے میں بھی ایک لذت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لذت زیادہ ہے۔ زینت میں لذت تو ہے لیکن ظاہری زینت میں بھی ایک لذت ہے۔ اور باطنی زینت میں بھی ایک لذت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن کو باطنی زینت حاصل ہو جائے ان کو ظاہری زینت کی کوئی پرواہ نہیں رہتی۔ وہ بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ اور بے نیازی بتا رہی ہے کہ اندرونی زینت زیادہ لذت کا موجب ہے اسی طرح تکاثر جو ہے یعنی مال اور اولاد میں تکاثر' جب مغفرت اور رضوان کے تکاثر میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے دوڑ شروع ہو جاتی ہے (اہل ایمان) کی کہ ہم رضائے باری تعالیٰ کو زیادہ حاصل کریں' تو اس میں ایسی لذت پاتے ہیں وہ ان ساری چیزوں کو حقیر سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پھر یہ ساری چیزیں وہ شوق سے اللہ کے سامنے نچھاور کر دیتے ہیں۔ ان کو ان کی پرواہ ہی نہیں رہتی۔ ان سے بے تعلق Detach ہونے لگ جاتے ہیں اور ان کو یوں نظر آتا ہے کہ جس طرح ان میں جان ہے ہی کوئی نہیں۔ دیکھتے ہی اس کو زرد ہیں۔ دنیا کو ایسی حالت میں دیکھتے ہیں جو ان کی کشش کو جذب نہیں کر سکتی۔ بے کیف زندگی دکھائی دیتی ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے اس سے ایک علیحدہ زندگی بسر کرنے لگ جاتے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی توجہ کو اب زیادہ بہتر مقصد مل گیا ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

## اعلان

○ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کو چند معلمین کی ضرورت ہے ایسے احباب جو خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں اور نظام کے تحت جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا فرض ادا کر سکتے ہوں۔ تعلیم کم از کم میٹرک اور عمر ۳۵ سال یا اس سے زائد ہونی چاہئے درخواست اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں بھجوا دی جائے۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

## سیکرٹریان کرام اور والدین واقفین نو توجہ فرمائیں

○ (I) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش۔

(II) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں۔ خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں۔

(III) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہ ہوئے ہوں وہ وکالت وقف نو ربوہ کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش۔ (وکالت وقف نو)

## ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منیر شہزاد احمد صاحب آف امریکہ ابن مکرم بشیر الدین احمد سامی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۵۔ اپریل ۱۹۹۵ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام "شہزیب احمد" عطا فرمایا ہے۔ نو مولود مکرم خواجہ منیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نو مولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب ابن مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب بٹ محمود آباد کراچی کو مورخہ ۵ مارچ ۱۹۹۵ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔

نو مولودہ مکرم ناصر احمد بٹ' اگوکی ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے نو مولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ نو مولودہ کے صالح اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

## عمر کا اعتبار نہیں' ہر شئے پر اپنے دین کو مقدم رکھو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| قیمت | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد<br>مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ | روزنامہ<br>الفضل<br>ربوہ |
|---|---|---|
| دو روپیہ | | |

16- ہجرت ۱۳۷۴ ہش 16 - مئی ۱۹۹۵ء


# مشعلِ راہ

○ دنیاوی حکام کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ایک قانون مشتہر کر دیتے ہیں اور پھر اگر کوئی ان کے احکام کو توڑتا اور خلاف ورزی کرتا ہے تو پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے لیکن دنیوی حکام کے عذاب سے اور ان کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کی سزا سے آدمی کسی دوسری عملداری میں بھاگ جانے سے بچ بھی سکتا ہے اور اس طرح پیچھا چھڑا سکتا ہے۔ مثلاً اگر انگریزی عملداری میں کوئی خلاف ورزی کی ہے تو وہ فرانس یا کابل کی عملداری میں بھاگ جانے سے بچ سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے احکام و ہدایات کی خلاف ورزی کر کے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے؟ کیونکہ یہ زمین و آسمان جو نظر آتا ہے یہ تو اسی کا ہے اور کوئی اور زمین و آسمان کسی اور کا کہیں نہیں ہے۔ جہاں تم کو پناہ مل جاوے۔ اس واسطے یہ بہت ضروری امر ہے کہ انسان ہمیشہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی ہدایتوں کے توڑنے یا گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو کیونکہ گناہ بہت بری شئے ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور گناہ پر دلیری کرتا ہے تو پھر عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ اس جرات و دلیری پر خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے۔ س دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

○ دنیا میں دو قسم کے دکھ ہوتے ہیں۔ بعض دکھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں تسلی دی جاتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ فرشتے سکینت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اس قسم کے دکھ نبیوں اور راستبازوں کو بھی ملتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور ابتلاء آتے ہیں ان دکھوں کا انجام راحت ہوتا ہے اور درمیان میں بھی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ خدا کی طرف سے صبر اور سکینت ان کو دی جاتی ہے مگر دوسری قسم دکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دکھ ہوتا ہے بلکہ اس میں صبر و ثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مرتا ہے نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے۔ یہ شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اور اس قسم کے دکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے کیونکہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور اس زندگی میں شیطان اس کی تاک میں لگا رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کو خدا سے دور پھینک دے اور نفس اس کو دھوکا دیتا رہتا ہے کہ ابھی بہت عرصہ تک زندہ رہنا ہے لیکن یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ اگر انسان اس دھوکے میں آکر خدا تعالیٰ سے دور جا پڑے اور نیکیوں سے دستکش ہو جاوے۔ موت ہر وقت قریب ہے اور یہی زندگی دار العمل ہے۔ مرنے کے ساتھ ہی عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جس وقت یہ زندگی کے دم پورے ہوئے پھر کوئی قدرت اور توفیق کسی عمل کی نہیں ملتی خواہ تم کتنی ہی کوشش کرو مگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کوئی عمل نہیں کر سکو گے اور ان گناہوں کی تلافی کا وقت جاتا رہے گا اور اس بدعملی کا نتیجہ آخر بھگتنا پڑے گا۔

کوئی سمجھے نہ سمجھے یہ اشارہ
ہماری بات کس کس پر گراں ہے
بیاں کرتی ہیں جو رُک رُک کے آنکھیں
دلِ آزردہ کی وہ داستاں ہے

ابو الاقبال

○

طے ہوا تھا ایک پل میں مسئلہ دل میں کہیں
مل گیا تھا اس سے دل کا سلسلہ دل میں کہیں

جس کی خاطر ہم نے ساری زندگی برباد کی
وہ اگر محسوس کرتا، سوچتا دل میں کہیں

ٹمٹماتی روشنی تھی پہلوئے غم میں نہاں
رات بھر جلتا رہا تھا اک دیّا دل میں کہیں

زندگی تھی شہر بھر میں رقص فرماتی ہوئی
دیدنی تھا ایک منظر دشت کا دل میں کہیں

رات بھر آنسو بہائے کھُل کے ہم نے خواب میں
مل گیا تھا اک پُرانا آشنا دل میں کہیں

اک تلاشِ رائیگاں تھی عمر بھر جس کے لئے
کل اچانک مل گیا وہ بے وفا دل میں کہیں

وہ کہ جس کو جانتے تھے ہم رگِ جاں سے قریب
اُس نے بھی رکھا تھا ہم سے فاصلہ دل میں کہیں

عبد الکریم خالد

## قرارداد تعزیت بروفات محترم بشارت احمد ناصر صاحب (مربی سلسلہ)

○ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان اپنے ایک سابق مہتمم مکرم بشارت احمد ناصر صاحب کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔

۱۹۸۹ء میں آپ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں بطور مہتمم وقار عمل شامل ہوئے اور ایک سال خدمت کی توفیق پائی۔ اس سے پہلے آپ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں بھی خدمات انجام دیتے رہے۔

۱۹۹۰ء میں علالت کے باعث آپ اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیاں جاری نہ رکھ سکے۔ تاہم آخر دم ت خدمت دین میں مصروف رہے۔

آپ ایک نیک، مخلص اور محنتی انسان تھے کام کو دل لگا کر انجام تک پہنچاتے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے لواحقین کا کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں صبر جمیل کی توفیق عطاء فرمائے۔"

ہم ہیں
ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان

○ واقفین نو کی احمدیہ ٹی وی کے لئے ویڈیو ریکارڈنگ کرواتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ بچوں اور بچیوں نے بہت زیادہ زرق برق اور گوٹہ کناری والے کپڑے نہ پہن رکھے ہوں کیونکہ پیارے امام کا ارشاد ہے کہ لباس سادہ ہو۔

امید ہے کہ اس امر کی پابندی فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(وکالت وقف نو)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت منشی ظفر احمد صاحب

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر اپنے والد بزرگوار حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

ملک صلاح الدین صاحب ایم-اے اس وقت جو ۲۸ مئی ۱۹۵۳ء ہے- قادیان (-) میں بطور درویش مقیم ہیں- علاوہ دیگر خدمات سلسلہ کے آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کے حالات اور سوانح قلم بند کر کے شائع کر رہے ہیں خاکسار سے انہوں نے چاہا ہے- کہ والدم حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی سیرت و سوانح ضبط تحریر میں لاؤں- دراصل یہ کام والد صاحب کے قدیمی دوستوں کا ہے جنہوں نے آپ کے ساتھ وقت گزارا اور آپ کے حالات کو دیکھا- ان میں سے اس وقت حضرت مفتی محمد صادق صاحب فوت ہو چکے اور قبلہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی زندہ ہیں- اللہ تعالیٰ ان کے انفاس میں برکت دے- مجھے اس مضمون پر لکھنے میں کچھ حجاب ہے لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ حالات کے ماتحت خاکسار پر یہ مضمون گویا ایک دَین واجب اور فرض لازم ہے- اس لئے جہاں تک میری بساط ہے میں والد صاحب کے حالات لکھتا ہوں-

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ارشاد کے ماتحت خاکسار نے والد صاحب کی روایات انہی کے الفاظ میں جمع کی تھیں جو رسالہ ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۴۲ء میں شائع ہو چکی ہیں اور ۶۴ صفحات پر مشتمل ہیں- ابھی یہ روایات ختم نہیں ہوئی تھیں کہ والد صاحب کا وصال ہو گیا-

دراصل والد صاحب کی سیرت اور شمائل روایت مذکورہ سے بخوبی روشن ہے غلام اور آقا کا تعلق جہاں آقا کے خصائل اور اخلاق کا آئینہ دار ہوتا ہے- وہاں غلام کی خدمت گری اور جاں نثاری کا بھی حامل ہوتا ہے-

آنکس کہ گفت قصۂ ما ہم ز ما بشنود

تاہم بعض سوانح اور واقعات کا لکھنا ضروری ہے اس نیت سے کہ ان میں جو نیک نمونہ ہو وہ دوسروں کے لئے مفید ثابت ہو-

خاکسار کی ولادت نومبر ۱۸۹۶ء کی ہے اور چار سال کی عمر سے مجھے واقعات بخوبی یاد ہیں- والد صاحب ۲- اگست ۱۹۴۰ء کو فوت ہوئے- اس لحاظ سے کم از کم چالیس سال آپ کی زندگی میرے مشاہدے سے گزری- اور اس سے پیشتر وقتاً فوقتاً جو حالات مجھے والد صاحب سناتے رہے وہ بھی درج کروں گا-

**ولادت و شجرۂ نسب** والد صاحب کا تاریخی نام انظار حسین تھا اور سال وفات وارث فردوس ہے- گویا آپ ۱۲۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۳۶۰ ہجری میں آپ کا وصال ہوا- اس لحاظ سے ۸۰ سال یا سن عیسوی کے پیش نظر ۷۸ سال آپ کی عمر ہوئی- شجرہ نسب حسب ذیل ہے-

شیخ حسن علی صاحب کے بیٹے لطف اللہ صاحب ان کے بیٹے مشتاق احمد عرف محمد ابراہیم صاحب ان کے بیٹے ظفر احمد صاحب اور ان کے بیٹے محمد احمد صاحب یعنی حضرت شیخ محمد احمد صاحب-

**شکل و شمائل** قد چھوٹا- چہرہ باوقار اور بہت خوبصورت- آنکھیں بڑی بڑی اور بہت روشن- پیشانی بہت اونچی جس سے ذہانت اور دقیق النظری عیاں تھی- داڑھی چھوٹی چھوٹی اور خوش نما جسم سڈول اور مضبوط آواز بہت شیریں - کلام الٰہی بہت خوش الحانی سے پڑھتے تھے- چہرہ ہر وقت شگفتہ اور متبسم رہتا تھا- کہ گویا ایک لازوال خزانہ ہاتھ آگیا ہے- اور دنیا و مافیہا سے بے نیازی حاصل ہو گئی ہے- چہرے کی یہ شگفتگی ضعیف العمری' بیماری اور مرتے دم تک اسی طرح قائم رہی- رفتار میں تیزی- کلام میں سلاست اور روانی- زبان بہت پاکیزہ بہت بولتے تھے- مثلاً یہ نہیں کہتے تھے کہ پس خوردہ- بلکہ یہ کہ ہم نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سامنے کا کھانا کھایا- محاورات میں ادب کا خاص خیال رکھتے تھے- اور رکیک الفاظ سے اجتناب. بات کرتے تو دل میں اتر جاتی-

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

مندرجہ بالا شجرۂ نسب میں مشتاق احمد عرف محمد ابراہیم ہمارے دادا کا نام ہے- جو بہت ہی عبادت گزار اور وظائف پڑھنے والے بزرگ تھے- والد صاحب کے بیعت کر لینے کے بعد دادا صاحب بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی بیعت سے مشرف ہوئے- لیکن تھوڑے عرصے کے بعد ہی دادا صاحب کا انتقال ہو گیا- یہ معلوم نہیں کہ ان کو بعد بیعت حضرت صاحب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا یا نہیں- دادا صاحب کی آخری بیماری میں والد صاحب نے جو کپور تھلہ میں ان کے پاس تھے ان کی بہت خدمت اور تیمارداری کی- والد صاحب کے تین اور بھائی تھے- (تینوں نے کلام الٰہی یاد کر رکھا تھا) والد صاحب خود حافظ تو نہ تھے- لیکن کلام الٰہی خوب یاد تھا- اور حافظے کی مدد سے ہر مضمون کی آیت پڑھ دیتے تھے- فرماتے کہ جب تمہارے دادا کے فوت ہونے کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے- میں نے پوچھا آپ کیا دعا مانگ رہے ہیں- فرمانے لگے تم نے میری بڑی خدمت کی ہے- میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں بہت اولاد دے-

خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ والد صاحب کے تینوں بھائی بے اولاد رہے- اور والد صاحب کی وفات کے وقت ان کی اولاد و احفاد پچیس نفوس تھے- اور صرف والد صاحب کی شاخ آگے چلی-

والد صاحب نے دو شادیاں کیں- ایک محترمہ سیدہ بدرالنساء صاحبہ سے- ان کے والد میرٹھ کے تھے- اور بالآخر مکہ شریف چلے گئے تھے- سیدہ موصوفہ وفات پا چکی ہیں- اور دوسری شادی بڈھانہ کے اقارب میں محترمہ بتول بیگم صاحبہ سے ہوئی- اور وہ زندہ ہیں- دونوں شادیوں سے اولاد ہوئی-

**وطن** آبائی وطن شہر مظفر نگر سے بیس میل کے فاصلے پر ایک قصبہ ہے- بڈھانہ نامی- جو ہمارا قدیمی وطن ہے- لیکن دادا صاحب اور ان کے چچا فیض اللہ صاحب قصبہ باغپت ضلع میرٹھ میں تحصیلدار تھے- والد صاحب کی پیدائش باغپت میں ہوئی- اور اکثر تعلیم بھی وہیں پائی- اس سے پیشتر دادا صاحب گجرات اور جالندھر میں منصرم رہے- اور بندوبست میں کام کرتے تھے- یہاں پر یہ ذکر کر دینا مناسب ہے کہ صوبہ پنجاب میں جب ابتدائی بندوبست ہوئے تو بندوبست کے اکثر کارکن یو پی سے لائے گئے تھے- اور ہمارا خاندان قانون گو کہلاتا ہے- مغلوں کے وقت سے اراضی کے متعلق قوانین کا جاننا اور بندوبست اراضی کرنا ہمارا خاندانی پیشہ تھا-

ایک بزرگ شیخ عبدالدائم صاحب عالمگیر کے زمانے میں مسلمان ہوئے- لیکن ہمارا خاندان اس سے بہت پیشتر دین حق قبول کر چکا تھا جبکہ ہنتاپور اصل وطن ہمارا اس زمانے میں تھا-

**تعلیم** اس زمانہ میں تعلیم کے لئے سکول و کالج نہ ہوتے تھے- بلکہ مکتبی تعلیم کا سلسلہ ہوتا تھا- اسی طریق پر والد صاحب نے تعلیم پائی- اور زبان فارسی اور درسی کتب کی تکمیل کی- فرماتے ہمارے ایک ہندو استاد تھے پیپل داس نامی- اثنائے سفر میں بعض دفعہ ہندو مذہب اور دینِ حق کے متعلق ان سے بحث ہو جاتی اور وہ ہندو مذہب کے بارہ میں دلائل دیتے اور ہم ان کی تردید کرتے- آخر وہ بوجہ منصف مزاج ہونے کے ہمارے دلائل تسلیم کر لیتے اور کہتے کہ ریت کی دیوار کو کوئی کہاں تک سہارا دے سکتا ہے- اس زمانے میں استادوں کا نہایت ہی ادب و احترام کیا جاتا تھا حتیٰ کہ والد صاحب کے ایک مسلمان استاد نعیم الدین تھے ان کے ہندو شاگرد ان کے لئے گوشت بطور تحفہ لایا کرتے تھے- حالانکہ وہ شاگرد خود گوشت نہ کھاتے تھے-

فرماتے کہ جب ہم اپنا سبق ختم کر چکتے تو ہمارا استاد کسی شغل یا کھیل وغیرہ میں ہمیں مصروف کر دیا کرتا تھا- اس زمانے میں گتکا سکھانا بھی استادوں کا کام ہوتا تھا- اور والد صاحب نے بھی اسے بطور ہنر سیکھا تھا- ایک دفعہ دادا صاحب نے استاد پر اعتراض کیا کہ تم اپنے شاگردوں کے ساتھ کھیل میں بھی مشغول ہو جاتے ہو- یہ وقار کے خلاف ہے- تو اس نے جواب دیا نوجوانوں کو ادھر ادھر جانے سے روکنا حفظ اخلاق کے لئے ضروری ہے- اور اس نیت سے میں انہیں سبق کے بعد بھی مصروف رکھتا ہوں- تاکہ ان کے اخلاق میں کوئی انتشار نہ پیدا ہو- ظاہر ہے کہ جہاں شاگرد استادوں کی اس قدر تعظیم کرتے تھے- استاد بھی اپنے شاگردوں کے سچے ہمدرد اور دلی خیر خواہ تھے- اور ان کے اخلاق کی نگہداشت علاوہ تعلیم و تعلم کے بدرجہ اولیٰ کرتے تھے- آجکل کی تعلیم میں یہ بات بہت کم مد نظر رہتی ہے-

غرضیکہ مکتبی تعلیم سے جب والد صاحب فارغ ہوئے تو سترہ سال کے قریب عمر تھی- فرماتے انہی ایام میں ایک مقدمہ کے سلسلے میں تحصیلدار کی کچہری میں مجھے جانا پڑا- وہاں پر ایک تحریر کسی نے خط تغریٰ میں لکھ کر امتحاناً پیش کی ہوئی تھی- سب لوگ اس تحریر کے پڑھنے میں ناکام رہے- میرا تازہ علم تھا- میں نے تحصیلدار کے سامنے وہ تحریر جو خط تغریٰ میں تھی بالکل صحیح پڑھ دی- جس سے لوگوں میں میری ذہانت کا بہت اثر ہوا- اور تحصیلدار نے کہا آپ میری سررشتہ داری قبول کریں- فرماتے میری والدہ نے ملازمت کی اجازت نہیں دی- اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کافی ہے- کیونکہ ہمارا زمیندارہ اس زمانے میں معقول صورت میں تھا- غرض تقریباً سترہ سال کی عمر میں اپنا وطن چھوڑ کر آپ کپور تھلہ آئے اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے چچا حافظ احمد اللہ صاحب قصبہ سلطان پور ریاست کپور تھلہ میں تحصیلدار تھے' ان کے اولاد نہ تھی- اور والد صاحب کو وہ اپنے بیٹے کی طرح محبوب جانتے تھے-

---

تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ- عبادات میں روزوں میں- ایک دوسرے سے سلوک میں' معاملہ کرنے کرانے میں' قرضہ لینے اور دینے میں' بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں' بیوی بچوں کے معاملہ میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مد نظر ہونی چاہئے- کہ قرب الی اللہ حاصل ہو- اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے- کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے- کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو- بلکہ اور زیادہ کوشش کرو- جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے- لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے- اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے- تو سب نقص دور ہو جائیں گے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

# میرا کالم

یوں تو ٹھگ لوگ ہر قسم کے لوگوں پر ہاتھ آزماتے ہیں اور کہیں نہ کہیں انہیں کامیابی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کچھ عرصہ ہوا اپنے ایک مضمون میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ کس طرح غیر ملکیوں کو نائیجیریا میں بعض لوگ اغوا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور جن لوگوں کے متعلق یہ کوشش کی گئی ان میں میں بھی شامل تھا۔ مجھے بھی وہاں کے بعض ٹھگوں نے بہلانے پھسلانے کی کوشش کی کہ میں برصغیر کا باشندہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے بعض علاقوں کے چیف کے لئے بہت بڑے حکیم کا درجہ رکھتا ہوں۔ ایسا کرنے والے لوگ وایو مین کہلاتے تھے۔

اولے سٹرینڈ برگ نے اپنی کتاب جمبو میں لکھا ہے کہ جب وہ اور اس کا ساتھی فٹ بال اور باکسنگ دیکھ کر واپس اپنے ہوٹل آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے کمرہ میں کوئی شخص ان سے ملاقات کے لئے آیا ہوا ہے۔ اس شخص نے گیروی رنگ کی پگڑی باندھی ہوئی ہے اور اس نے اپنا تعارف یوں کروایا کہ میں ڈاکٹر پٹیل نائیجیرین ہوں۔ اور سوامی سادھا آنند سوسائٹی کا نمائندہ ہوں۔ اس نے اصرار کے ساتھ ان دونوں کو بتایا کہ ہندوستانی فقیر جس کا نام حضرت موسیٰ ہے۔ وہ ایک غار میں تین سال سے ہم دونوں کے لئے دعائیں کر رہا ہے۔ اس دوران اس نے ایک تعویز بھی تیار کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں محبت' خوب صورتی' اور خوشحالی مل سکتی ہے اور ان ساری باتوں کے علاوہ ہمیں کسی نہ کسی طرح رقم کی پہلی کھیپ پچاس ہزار پاؤنڈ مل جائے گی۔ ڈاکٹر پٹیل نے یہ بھی بتایا کہ اگر اس تعویز کو حاصل کرنے والا کسی شیر کا گلا گھونٹنا چاہے تو اس کے لئے یہ بات کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ کسی کو قتل کر دے تو وہ باعزت طور پر بری ہو سکتا ہے۔ جمبو کتاب کے مصنف اور ان کے ساتھی کو یہ ساری باتیں "ڈاکٹر پٹیل نائیجیرین" نے بتائیں۔ اور اس کے بدلے اس نے ان سے صرف چار پاؤنڈ مانگے۔ لیکن مصنف مذکور اور ان کے ساتھی ہیسز نے یہ محسوس کیا کہ سودا مہنگا تو نہیں ہے۔ لیکن یہ ضرور مشکل آ پڑے گی کہ جتنی باتیں ڈاکٹر پٹیل نے بتائی ہیں۔ اگر وہ ساری سچ ثابت ہو گئیں تو ہمیں اپنے اوپر کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ڈاکٹر موصوف کا شکریہ ادا کیا لیکن اس شکریہ کے بعد اس نے ایک اور تجویز پیش کر دی۔ کہنے لگا کہ اچھا آپ فوفو تعویز خرید لیں۔ یہ اس ہندوستانی بزرگ نے جس کا نام فی فی۔ ہے اور جس نے تسلسل کے ساتھ بارہ سال تک غاروں میں آپ کے لئے دعا کی ہے تیار کیا ہے۔ جب ہم نے یہ بات سنی' مصنف مذکور کہتے ہیں تو ہم نے اس ملاقاتی کو اپنے کمرے سے باہر دھکیل دیا۔ لیکن وہ اپنا ایک پمفلٹ چھوڑ گئے۔ جو اب بھی میرے پاس ہے اور جسے پڑھ کر میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ ہندوستنت جب افریقہ کے ممبو جمبو کے ساتھ مل جاتے ہیں تو کیسی کیسی باتیں کرتے ہیں اور کسی طرح لوگوں کو اپنے تعویز خریدنے پر مائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس پمفلٹ میں فلمی ستاروں کی بہت سی تصویریں ہیں اور بتایا یہ گیا ہے کہ ان سب کو آپ زیر کر سکتے ہیں پمفلٹ کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ پمفلٹ غیر شادی شدہ لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں جانا چاہئے۔ کامیابی کی کچھ مثالیں دی ہوئی ہیں۔ گویا کہ انہوں نے نائیجیریا میں اپنے اس تجربے کو بیان کیا ہے کہ ہندوستنت اور افریقہ کے جادوگر مل کر کس قسم کی کوششیں کرتے ہیں۔ اور اپنی کامیابیوں کی کیسی کیسی داستانیں سناتے ہیں۔

تعارف

# جمبو JAMBO

نائیجیریا میں تھا تو برادرم مبارک احمد نذیر نے سیرالیون جاتے ہوئے نائجیریا میں قیام کے دوران مجھ سے پوچھا کیا آپ نے جیک مینڈلسن کی کتاب "گاڈ اللہ اینڈ جُوجُو" دیکھی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے افریقہ میں گاڈ۔ اللہ اور جُوجُو کے متعلق لکھا ہے۔ دراصل یہ عنوان تین مذاہب کا نمائندہ ہے۔ عیسائیت اسلام اور اور بد مذہب یعنی بت پرستی۔ میں نے تو یہ کتاب نہیں دیکھی تھی۔ وہ اس کتاب کا ایک نسخہ میرے لئے لائے تھے۔ مجھے کتاب دیتے ہوئے کہنے لگے اس کا ۱/۳ حصہ یعنی اللہ آپ کے ایک ریڈیو پروگرام سے شروع ہوتا ہے اور اس میں آپ نے دین حق کے لئے جو دلائل دیئے ہیں اور جس طرح اس کی وضاحت کی ہے اس کو کئی صفحوں پر پھیلا کر جیک مینڈلسن نے اس کی تعریف کی ہے۔ اس میں آپ کی آواز اور طرز کلام کی بھی تعریف ہے۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوئی کہ ایک پادری جو مجھے کبھی نہیں ملا اس نے نائیجیریا میں میرا ایک ریڈیو پروگرام سن کر اس کے کئی حصے "کوٹ" کئے ہیں اور میرے متعلق اور موضوع کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ربوہ میں الفضل کے دفتر میں مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب برادر ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب نوبل لاریٹ کا خط ملا اور اس کے ساتھ ایک کتاب کے چند صفحات کی فوٹو سٹیٹ بھی۔ یہ کتاب انگلستان کے گریٹ پین (Great Pan) سیریز نے پیپر بیک میں شائع کی ہے اور یہ ایک سفرنامہ ہے جسے جمبو (Jambo) کے نام سے اولے سٹرینڈ برگ نے تحریر کیا ہے۔ ان فوٹو سٹیٹ کاغذات میں ایک جگہ پر نائیجیریا سے احمدیہ مشن کے شائع ہونے والے اخبار دی ٹروتھ کا ذکر ہے جسے خدا کے فضل سے میں نے شروع کیا تھا اور جس کی بارہ سال ادارت کرنے کا مجھے موقعہ ملا۔ اس اخبار کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ مثال کے طور پر میں نے ایک اخبار جس کا نام ٹروتھ ہے پڑھا۔ آگے جو کچھ انہوں نے پڑھا اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ یہ بات انہوں نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۵ پر لکھی ہے۔ صفحہ ۳۶ پر وہ کہتے ہیں کہ فٹ بال جو نائیجیریا میں کھیلا جاتا ہے' اس فٹ بال سے بہت تیز تر ہے جو ہمارے ہاں کھیلا جاتا ہے اور اسے بڑا اعزاز دیا جاتا ہے۔ کیا ہم لیگوس اور ابادان کے کھلاڑیوں کے مابین کھیلے گئے ایک میچ کی رپورٹ کہیں بھی پڑھیں گے۔ اور اس رپورٹ کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ مسٹر بس بی نے شاندار مسٹر اولووا کو پاس دیا۔ جنہوں نے بال کو اپنے پاؤں سے ادھر ادھر کرتے ہوئے (Dribble) میسرز بالوگوں اور کافو سے آگے نکال دیا۔ یہ دونوں کھلاڑی اپنے شہر کا اعزاز ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے اسے ریفری نے آف سائڈ قرار دے دیا۔ ریفری مسٹر مولوی این۔ ایم۔ سیفی کو بعد میں "شانو" ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔

یاد رہے کہ یہ شانو ہسپتال ایک احمدی ڈاکٹر ایف سلاوو کا ہسپتال تھا۔ ڈاکٹر سلاوو احمدیہ جماعت کے ایک بہت اچھے خدمت گار تھے۔ اس کے وائس پریذیڈنٹ بھی رہے۔ اور نائیجیریا کی میڈیکل ایسوسی ایشن کے چیئرمین بھی ہیں۔ اسی طرح اس کتاب میں انہوں نے اوبا اڈیلے کا بھی ذکر کیا ہے جو بنیادی طور پر احمدی تھے اور جنہوں نے بڑے فخر کے ساتھ مجھے بتایا تھا کہ جب حضرت مولانا نیر نائیجیریا تشریف لائے تھے تو مجھے جب بھی موقعہ ملتا میں ان کے باہر سے گھر آنے پر ان کے پاؤں سہلایا کرتا تھا۔ اس وقت اوبا اڈیلے کی عمر تیرہ چودہ سال ہو گی اور حضرت نیر صاحب کے اکثر کام وہی کیا کرتے تھے۔ اوبا اڈیلے کے متعلق بھی انہوں نے بہت اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں۔ ایک بات یہ بھی لکھی ہے کہ جب اس کتاب کے مصنف اور اوبا اڈیلے آپس میں گفتگو کر رہے تھے تو اوبا اڈیلے نے اچانک ان سے یہ پوچھ لیا کہ آپ کے خیال میں حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کے متعلق حضرت ابراہیمؑ کو خواب آیا تھا یا حضرت اسحاقؑ کے متعلق مسٹر سٹرینڈ برگ نے جواب دیا کہ یہ مذہبی معاملہ ہے میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ایسی باتوں میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن بہرحال میں نے جو اپنے ماحول میں سن رکھا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت اسحاقؑ اس خواب کا مرکزی نقطہ تھے۔

کتاب کے مصنف کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ بات سن کر اوبا اڈیلے نے ایک آہ بھری اور میری طرف اس طرح دیکھا جیسے میں کوئی کافر اور بت پرست ہوں۔ اس کے بعد چونکہ یہ موقعہ عید کا تھا۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اوبا اڈیلے نے میری موجودگی میں دو بڑے بڑے بکرے منگوائے ایک میرے لئے اور ایک میرے ساتھی کے لئے۔ جن کا نام ہیسز ہے۔ اور کہا کہ یہ آپ کی طرف سے قربانی ہو گی۔ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے کبھی کوئی جانور ذبح نہیں کیا۔ لیکن ایک لمبا سا خوب تیز کیا ہوا چھرا میرے ہاتھ میں دے دیا گیا اور بڑی نرمی اور پیار سے مجھ سے کہا گیا کہ آپ اپنے بکرے کی گردن پر چھرا پھیریں۔ جب میں ہچکچایا اور بہت زیادہ ہچکچایا تو انہوں نے چھرے کو میرا ہاتھ لگوا کر خود ہی بکرے کی گردن پر چھرا پھیر دیا۔

ساری کتاب تو ہمارے سامنے نہیں ہے صرف چند ایک صفحات ہیں لیکن یہ صفحات پڑھ کر احساس ہوا کہ یہ سفرنامہ ضرور پڑھنا چاہئے۔ اگر انگلستان کے کوئی دوست یہ کتاب خرید کر الفضل کو بھجوا دیں تو ہم اس کے متعلق کچھ مزید باتیں بھی کہیں گے۔ جہاں تک اس کتاب کے نام کا تعلق ہے یعنی جمبو۔ مصنف دیباچہ میں کہتے ہیں کہ سواحیلی کا یہ ایک سادہ سا لفظ ہے جس کے معنے ہیں آپ کا کیا حال ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جہاں کہیں بھی ہم گئے اسی لفظ سے ہمارا استقبال کیا گیا۔ البتہ اب میں اور میرا ساتھی فوٹوگرافر یہی لفظ استعمال کر کے افریقہ کا حال بتا رہے ہیں۔

اس کتاب کے متعلق یہ کہہ دینا بھی غیر ضروری نہ ہوگا کہ انگلستان میں جو پیپر بیک شائع ہوتے ہیں ان میں پینگوئن پیلی کن۔ اور پین کے نام سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ یہ ادارے اپنی کتابیں لاکھوں لاکھ کی تعداد میں شائع کرتے ہیں اور ان کی قیمت خاصی کم ہونے کی وجہ سے یہ کتابیں ہاتھوں ہاتھ بک جاتی ہیں۔ اس کتاب جمبو کی قیمت دو شلنگ چھ پنس ہے۔ اور اسے ایک عظیم کتاب کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے گریٹ پین کہا گیا ہے اور اس میں تصاویر بھی دی گئیں ہیں۔ سرورق پہ جو تصویر دی گئی ہے وہ کتاب کے مصنف اور اس کے ساتھی کو ایک ہاتھی سے ڈرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ہاتھی نے اپنے سونڈ کے زور سے موٹر کو الٹا دیا ہے اور یہ دونوں موٹر کے دوسری طرف کھڑے خوف کے ساتھ ہاتھی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

(ن-س)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفر ایران — ارشاد احمد حقانی

# ایرانی پریس کا ایک جائزہ

ایران کے ساتھ پاکستان کے دوستی کے ناطے ہر پاکستانی وہاں کے حالات جاننا چاہتا ہے۔ اور خاص طور پر جب ان حالات کا تذکرہ ارشاد احمد حقانی جیسے تجربہ کار اور سنجیدہ صحافی کے قلم سے ہو۔ درج ذیل مضمون میں حقانی صاحب نے وہاں کے پریس کے متعلق معلومات فراہم کی ہیں ہم حقانی صاحب اور روزنامہ جنگ کے شکریہ کے ساتھ یہ مضمون الفضل کے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

نسیم سیفی

سب سے پہلے میں ایرانی پریس کے بارے میں چند معروضات پیش کروں گا کیونکہ بنیادی طور پر میں پریس فیسٹیول ہی کی خاطر ایران گیا تھا۔ ۲۶۔ اپریل کی صبح کو ایران کے وزیر فرہنگ و ارشاد اسلامی آقائے مصطفیٰ میر سلیم نے تہران کی ایک بہت ہی عظیم الشان نمائش گاہ کی عمارت میں اس کا افتتاح کیا۔ ایران کے تمام قابل ذکر اخبارات و جرائد نے اس نمائش میں اپنے سٹال لگائے تھے اور انہیں بڑی نفاست اور خوبصورتی سے آراستہ کیا تھا۔ ایرانی پریس کی حالت کا اندازہ پاکستان یا دوسرے کثیر الجماعتی جمہوری ممالک کے پریس کو دیکھ کر نہیں کیا جا سکتا۔ ایران ایک نظریاتی مملکت ہے' ابھی وہاں سیاسی جماعتوں کی تشکیل کی باضابطہ اجازت نہیں ہے۔ مغربی مفہوم میں وہاں کوئی حزب اقتدار یا حزب اختلاف نہیں ہے۔ تمام اخبارات کم یا زیادہ حکومت کے کنٹرول میں ہیں۔ تمام اخبارات کو حکومت کسی نہ کسی شکل میں سب سڈی دیتی ہے لیکن پورے ملک میں شائد ایک بھی اخبار ایسا نہیں جو منافع کما رہا ہو۔ سب سے زیادہ اشاعت رکھنے والے اخبار کے مدیر سے میں نے پوچھا کہ کیا آپ کچھ نفع کما رہے ہیں تو انہوں نے کہا ہر گز نہیں ہمارا بجٹ آج بھی خسارے کا بجٹ ہے۔ اگرچہ ایرانی اخبارات میں اشتہارات ہوتے ہیں لیکن ان کی تعداد اور مقدار بہت کم ہے اور سرکاری اشتہارات کے نرخ بھی بہت تھوڑے ہیں۔ چونکہ ایران میں کسی اخبار کو ملک کے بنیادی سیاسی نظام' اس میں علماء کے کردار اور آئین کے اساسی تصورات پر تنقید کرنے کی اجازت نہیں' اس لئے ان اخبارات کو ایک خاص مفہوم میں یا ہماری اصطلاح میں پوری طرح آزاد اخبارات قرار نہیں دیا جا سکتا۔ "ایران" اخبار کے چیف ایڈیٹر نے جب مجھے پاکستانی اور ایرانی پریس کا موازنہ کرنے کے لئے کہا اور میں نے پاکستانی پریس کی آزادی کی حدود اور نوعیت بیان کی تو اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور اس نے کہا کہ میری معلومات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ میں نے پاکستانی پریس کی آزادی عمل کا کوئی غیر حقیقت پسندانہ یا مبالغہ آمیز تذکرہ نہیں کیا تھا' صرف صورت واقعہ بیان کی تھی۔ جب میں نے کہا کہ پاکستانی اخبارات نے بے نظیر بھٹو کے حالیہ دورہ امریکہ پر کئی حوالوں سے تنقید بھی کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ دورہ امریکہ ناکام رہا ہے تو مدیر موصوف کو حیرت بھی ہوئی اور مسرت بھی۔ ایرانی پریس میں سیاسی کوریج ہمارے معیاروں سے بہت محدود ہے۔ ارباب اقتدار کے بیانات تو چھپتے ہیں لیکن ان پر ایک خاص اور محدود قسم کی تنقید ہی شائع ہوتی ہے۔ حکومت یہ کہتی ہے کہ اس کی طرف سے تنقیدی بیانات اور تبصرے شائع کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن وہاں سسٹم پر تنقید کا صرف ایک انتہائی محدود تصور ہی پایا جاتا ہے۔ اس وقت تہران میں انگریزی کے تین اخبارات ہیں۔ کیہان انٹرنیشنل" "تہران ٹائمز" اور "ایران نیوز" یہ تمام اخبارات ۱۶ صفحے کے ہوتے ہیں لیکن ان کا سائز چھوٹا ہوتا ہے مجھے ان تینوں اخبارات کو ملا کر پڑھنے میں کبھی آدھ گھنٹے سے زیادہ نہیں لگا۔ حالانکہ پاکستان کے ایک انگریزی اخبار کو پڑھنے کے لئے بعض اوقات ڈیڑھ دو گھنٹے بھی ناکافی ہوتے ہیں۔ اسی سے آپ ان کے مندرجات کی محدود نوعیت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اکثر خبریں بھی تینوں اخبارات میں مشترکہ ہوتی ہیں کیونکہ ان کے ماخذ بھی یکساں ہیں۔ غیر ملکی خبروں کا تناسب اس لئے زیادہ ہوتا ہے کہ مقامی خبریں کافی کم ہوتی ہیں۔ فارسی کے اخبارات البتہ زیادہ مواد کے حامل ہوتے ہیں اور ان میں تنوع بھی زیادہ ہوتا ہے لیکن وہ بھی ہمارے اخبارات کی طرح بہت زیادہ دلچسپ نہیں ہوتے۔

ایران میں اخبارات کی قیمت حیرت انگیز حد تک کم ہے۔ فارسی کے تمام اخبارات کی قیمت صرف پانچ تومان ہے۔ آج کل ایک پاکستانی روپے کے چودہ تومان آتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ ایران کا ایک اخبار ۴۰ پاکستانی پیسوں کے برابر ہے۔ ان کے صفحات بھی کم نہیں ہوتے۔ "ہمشہری" جو رنگین بھی ہے' اس کی قیمت بھی پانچ تومان ہے۔ آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے مقابلے پر ایرانی اخبارات کی قیمت سولھواں حصہ ہے۔ البتہ انگریزی اخبارات کی قیمت ۱۰ تومان ہے یعنی قریباً ۷۵ پیسے۔ فارسی زبان کے اخبارات کی کم قیمت کے باوجود ان کی اشاعت زیادہ نہیں' حالانکہ یہ عوام کی مادری زبان میں ہیں۔ "ہمشہری" کی اشاعت تین لاکھ ہے۔ کم قیمت اور مادری زبان میں ہونے کے باوجود اخبارات کی محدود اشاعت کی وجہ ان میں دلچسپی کے سامان کی کمی ہے' البتہ ایرانی اخبارات و جرائد میں تنوع کافی ہے اور زندگی کے ہر شعبے سے متعلق جرائد شائع ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں کے برعکس وہاں متعدد ہفت روزے اور ماہنامے ایسے شائع ہوتے ہیں جن میں صرف کارٹون ہوتے ہیں جو کافی دلچسپ ہوتے ہیں۔ بچوں کے لئے کارٹونوں کا ایک ہفت روزہ پرچہ بھی ہے جو کافی مقبول ہے۔ ایرانی پریس کی ایک منفرد بات یہ ہے کہ وہاں نو' دس سال سے لے کر چودہ' پندرہ سال کے بچوں اور بچیوں کے لئے ایک روزانہ اخبار بھی شائع ہوتا ہے۔ اس کی اشاعت ۵۰ ہزار ہے اور دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس میں اس عمر کے بچوں کی دلچسپی کی بہت سی چیزیں ہوتی ہیں اور ایرانی وزارت ارشاد اسلامی کے ایک افسر نے بڑے فخر سے مجھے کہا کہ اس طرح کا اخبار ترقی یافتہ ممالک میں بھی موجود نہیں۔ بچوں کے اخبار کا نام "آفتاب گردان" ہے جس کے معنی ہیں "سورج مکھی"۔ یہ ایک رنگین اخبار ہے اور میں نے اسے کافی معلومات افزاء اور دلچسپ پایا۔ ایران میں ۳۰ فیصد صحافی خواتین ہیں۔ یہ تعداد ہمارے ہاں کے مقابلے پر کہیں زیادہ ہے۔ بے شمار ادبی پرچے' خواتین کے رسالے' فلم' آرٹ' ثقافت' صنعت' زراعت اور دوسرے لاتعداد میدانوں سے متعلق جرائد شائع ہوتے ہیں۔ جنگ کے خاتمے کے بعد ایرانی پریس میں توسیع کا نیا دور آیا ہے اور نہ صرف تہران سے بلکہ صوبائی صدر مقامات سے بھی پرچے شائع ہو رہے ہیں۔ اخبار "ہمشہری" نے ایک اور جدت پیدا کی ہے۔ ملک کے تمام صوبوں میں اس کے دفاتر صوبائی اور مقامی دلچسپی کی خبریں' بیانات اور تصاویر اپنے صدر دفتر کو ارسال کرتے ہیں' وہاں سے "ہمشہری" کا ہر صوبے کے لئے ایک ایڈیشن (مرکزی ایڈیشن کے علاوہ) شائع کیا جاتا ہے جو اس صوبے میں وسیع پیمانے پر تقسیم ہوتا ہے۔ اس وقت "ہمشہری" کے ۱۰ صوبائی ایڈیشن بھی شائع ہونے شروع ہو چکے ہیں۔ ہمارے ہاں کسی اخبار میں یہ تجربہ نہیں کیا گیا۔ وہاں ایک اور نئی چیز یہ دیکھنے میں آئی کہ اہم اخبارات سال کے اختتام پر اپنے تمام پرچوں کے اہم مضامین اور خبریں دو تین جلدوں میں یکجا کر کے شائع کرتے ہیں جو صحافت کے طالب علموں اور ریسرچ سکالروں کے لئے بڑی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ بعض اخبارات نے اس طرح کے انڈکس تیار کئے ہیں کہ کسی خاص موضوع پر ان کے اخبار میں گذشتہ ایک سال میں یا دو سال میں کس کس تاریخ کو خبریں اور تبصرے شائع ہوئے۔ مثلاً آپ اگر یہ جاننا چاہیں کہ ایران کی تیل کی صنعت کی کیفیت کیا ہے تو اس موضوع پر اخبار میں شائع ہونے والی خبریں اور تبصرے آپ کو یکجا مل جائیں گے۔ اسی طرح دوسرے موضوعات کے بارے میں بھی یہ اہتمام کیا گیا ہے۔

ایران کی وزارت فرہنگ و ارشاد اسلامی کہنے کو تو ہماری وزارت اطلاعات کے ہم پایہ ہے لیکن اس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ اس وزارت میں نو نائب وزیر ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(۱) ثقافتی امور کی نائب وزارت۔
(۲) سینما کی نائب وزارت۔
(۳) ریسرچ کی نائب وزارت۔
(۴) امور خارجہ کی نائب وزارت۔
(۵) سیاحت کی نائب وزارت۔
(۶) حج اور اوقاف کی نائب وزارت۔
(۷) پریس اور پبلی کیشن۔
(۸) وزارت کے مالی اور انتظامی امور کی نائب وزارت۔
(۹) فنون لطیفہ کی نائب وزارت۔

ٹیلی ویژن کو کنٹرول کرنے والے ادارے دوسرے ہیں۔ ٹیلی ویژن کے کئی چینل ہیں اور ان میں انتہائی معلوماتی اور فنی پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً میری موجودگی میں نیورو سرجری کا ایک مکمل آپریشن اور اس کے تمام مراحل ٹی وی پر دکھائے گئے اور ساتھ ہی اس پر ایک لیکچر بھی دلوایا گیا۔ خواتین اور بچوں کے پروگرام بھی بڑی تعداد میں دکھائے جاتے ہیں۔

اس وزارت کے جس ادارے نے اس صحافتی جشن کا اہتمام کیا تھا جس کا میں نے ذکر کیا ہے' اس کا نام "سنٹر فار میڈیا سٹڈیز اینڈ ریسرچ" ہے۔ اس کا دائرہ عمل اتنا وسیع ہے کہ اگر میں اس کی تفصیل دوں تو بہت طول پکڑ جائے گی۔ اس نے اس سال صحافت کا دوسرا جشن منعقد کیا ہے۔ اس نوعیت کا کوئی جشن کبھی پاکستان میں نہیں ہوا۔ لیکن آپ جشن کے لفظ سے دھوکہ نہ کھائیں۔ یہ ایک نہایت ہی بلند پایہ علمی اور فنی تقریب تھی۔ اس میں صحافت کے ۱۵ میدانوں میں بہترین صحافیوں کا انتخاب کیا جائے گا اور انہیں اعزازات دیئے جائیں گے۔ پچھلے سال پہلے جشن کے موقع پر خود ایران کے صدر نے اعزازات تقسیم کئے تھے۔ اس موقع پر ایرانی صحافت کے بہترین نمونوں کی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔ ایک نمائش میں سال بھر کی بہترین اخباری تصاویر کی نمائش کی گئی۔ ایک اور نمائش میں طنز و مزاح کے بہترین نمونے رکھے گئے۔ ایک شعبے میں ایرانی پریس کی پوری تاریخ پر نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ ایک اور شعبے میں عالم اسلام کے اخبارات و جرائد کی نمائش کی گئی۔ صحافت اور اشاعت سے متعلق ٹیکنالوجی کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ایرانی جامعات میں چین کی طرز پر طلبہ دیواری اخبارات بھی تیار کرتے ہیں۔ ان کے بہترین نمونے نمائش میں رکھے گئے۔ صحافت پر دستیاب کتب کی نمائش بھی جشن کا حصہ تھی۔ اس موقع پر صحافت اور سیاست کے مختلف پہلوؤں پر لیکچرز و سیمینارز کا اہتمام بھی کیا گیا۔ بہت سے نمایاں صحافیوں سے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# روانڈا کی فوج قتل عام کی شہادتیں مٹا رہی ہے

ایک بین الاقوامی تحقیقاتی کمیشن جو چند ہفتے قبل روانڈا کی ٹُٹسی پیٹریاٹک آرمی کے ہاتھوں ہوتو افراد کے قتل عام کی تحقیقات کر رہا ہے' نے بتایا ہے کہ روانڈا کی آرمی کا طرز عمل یہ بتا رہا ہے کہ وہ خود کو قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں- صدر پاسٹیور بزی مونگو نے مختلف ملکوں کے ماہرین کو دعوت دی تھی کہ وہ کی بی ہو کیمپ میں ہوتو افراد کے قتل عام کی تحقیقات کریں- اس قتل عام میں ۸ ہزار ہوتو ہلاک کر دیئے گئے تھے- روانڈا کی آرمی اس قتل عام کے ثبوت اور شہادتیں ضائع کر رہی اور مردہ جسموں کو ٹھکانے لگا رہی ہے- یا تو سیاسی طور پر اس قتل عام کو چھپانے کی خواہش ہے اور یا سیاسی قوتوں کا فوج پر کوئی کنٹرول نہیں ہے- آرمی کا طرز عمل بتا رہا ہے کہ موخر الذکر بات صحیح ہے-

حالیہ مہینوں میں فوج نے ان معاہدوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی ہے جن کے تحت اقوام متحدہ کے افسران کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ روانڈا کی فوج کی کارکردگی پر نظر رکھیں عموماً فوجی افسران من مانی کرتے ہیں اور سیاسی عناصر ان کے پیچھے چلتے نظر آتے ہیں- فوجی افسران اپنی مرضی سے گرفتاریاں کرتے ہیں اور کئی دفعہ قیدیوں کو ایسے خراب حالات میں رکھا جاتا ہے کہ ان کی موت واقع ہو جاتی ہے- آرمی نے سیاسی اور سویلین کنٹرول سے بالا اپنا مالی نظام بھی قائم کر رکھا ہے-

روانڈا کی حکومت کا کہنا ہے کہ ان کی فوج سیاسی عناصر کے زیر کنٹرول ہے جس کے سربراہ وزیر دفاع اور نائب صدر جنرل پاول کاگامے ہیں جو ملک کے سب سے طاقتور سیاسی لیڈر بھی ہیں- لیکن وہ چونکہ ایک فوجی ہیں وہ کہتے ہیں کہ آرمی ان کی اپنی ہے اس آرمی نے گذشتہ سال خانہ جنگی میں فتح حاصل کی تھی-

جنرل کاگامے کے خیالات آرمی کی سوچ کی عکاسی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بین الاقوامی کمیشنوں کی تحقیقات کے نتائج کا انتظار نہیں ہے بلکہ ہم خود یہ معلوم کر رہے ہیں کہ آیا اس قتل عام میں ہماری فوج کے کچھ عناصر تو شامل نہیں- اس بات پر روانڈا کے مستقبل کا انحصار ہے کہ فوج کو حقیقی طور پر کنٹرول کیا جائے-

☆ O ☆

## ایران عراق اتحاد کا امکان

آٹھ سال تک ایک دوسرے کے خلاف جنگ میں مصروف ایک دوسرے کے شدید دشمن ممالک عراق اور ایران اب شاید ایک دوسرے سے اتحاد پر مجبور ہو جائیں- اس کی وجہ / ایران کے خلاف امریکہ کی اقتصادی پابندیاں ہیں- ایران چاہتا ہے کہ وہ عراق کے ساتھ مل کر امریکہ کی پابندیوں کا مقابلہ کرے- اردن کی ۱۱- جماعتی متحدہ اپوزیشن نے ایران پر زور دیا ہے کہ وہ عراق کے ساتھ مل کر دونوں ملکوں کے تعلقات کا ایک نیا باب شروع کرے- اپوزیشن کا کہنا ہے کہ عراق کے خلاف پابندیاں اٹھانے میں ایران پہل کرے- تاکہ دونوں ملک مل کر امریکہ کے خلاف آواز بلند کر سکیں- ایک مشترکہ بیان میں اردنی اپوزیشن نے ایران کے خلاف امریکہ کی اقتصادی پابندیوں کی مذمت کی ہے-

☆ O ☆

## سارا ایے وو کی ۱۴ سالہ لڑکی کی ڈائری

بوسنیا کے دارالحکومت سارا ایے وو کی ۱۴ سالہ ذلاتہ فلپاوک کی ذاتی ڈائری جس میں سرب فوج کے نرغے میں بوسنیا کے جنگ زدہ علاقے کی صورت حال کے بارے میں ایک ایک لمحے کی روداد خونچکاں لکھی ہوئی ہے' نے اہل مغرب کی جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے- اس امر کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کی اس غیر معمولی کم سن مصنفہ کی ڈائری جسے فرانس کے ایک پبلشر نے "محاصرہ سے جلاوطنی تک" کا نام دیا ہے ۳۶ ممالک میں ۵ لاکھ کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے- ذلاتہ کی کم سنی کا یہ عالم ہے کہ وہ صحافیوں کے سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے عام لڑکیاں کی طرح شرماتی ہے- اگرچہ اس کی عمر ایسی ہے کہ ابھی اس کے میوزک سے لطف اندوز ہونے اور کھیلنے کے دن ہیں لیکن بوسنیا میں سربوں کی افواج نے جو مظالم ڈھائے ہیں اس نے اس کو کم عمری میں غم جہاں سے آشنا کر کے اپنی عمر سے کہیں آگے کر دیا ہے- وہ ہر وقت اپنے اہل وطن کے بارے میں سوچتی رہتی ہے- فارغ اوقات میں وہ اکثر فرانس میں مقیم بوسنیا کے جلاوطن بچوں کے ساتھ کھیلتی ہے- صحافیوں کے ایک سوال کے جواب میں اس نے بتایا کہ اس کی زندگی کی سب بڑی خواہش یہ ہے کہ بوسنیا میں جنگ ختم ہو جائے اور وہ اپنی ہم جولیوں کے ساتھ کھیلے ان سے باتیں کرے- اس نے بجا طور پر درست کہا ہے کہ وہ جنگ کو ختم کرنے کے لئے اپنے طور پر تو کچھ نہیں کر سکتی لیکن جنگ کے خاتمے اور بہتر حالات کی امید میں زندہ تو رہ سکتی ہے-

بوسنیا میں گولہ بارود سے بھری فضا میں جب سانس بھی لینا مشکل تھا' جب بوسنیا کے ہنستے بستے شہروں پر سرب فوج آگ برسا رہی تھی' جب نہتے لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا تھا اور جب عالمی قوتوں کی آنکھوں کے سامنے ظلمت کدے سجائے جا رہے تھے اس وقت بے ساختہ ذلاتہ کے ہاتھ میں قلم حرکت میں آ گیا- اور اس کم عمر بچی نے اپنے مشاہدات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے محفوظ کر لیا- ذلاتہ کی المناک سچی داستان سے اہل یورپ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے- اسے مختصر کہانیوں کے مقابلے میں دس ہزار پونڈ کا انعام بھی دیا جا رہا ہے-

اقبال احمد نجم شاہد- ایم اے

# تلاش منزل

برازیل میں "ریو دے جنیرو" (Rio de Janeiro) کا شہر ۸۰ لاکھ کی آبادی کا بڑا شہر ہے- برازیلیا دارالخلافہ کی تعمیر سے قبل صدیوں یہ شہر دارالسلطنت رہا- ۱۹۸۵ء میں جب میں یہاں پہنچا تو مکرم سید محمود احمد صاحب واحد شخص میرا استقبال کرنے کو تھے- ایک ایک اور دو گیارہ کی ضرب المثل کا مطلب یہاں خوب سمجھ آیا- ہم نے مل کر کام شروع کیا سب سے پہلے جماعت کا آئین انگریزی سے پرتگالی میں ترجمہ کرا کے رجسٹر کروایا- آپ کے مکان جزیرہ (paqutu) پاکیتا میں قیام کیا اور مقاصد دینیہ کی تکمیل میں مصروف ہو گئے- یہ جزیرہ ۶ میل قطر کا ہے قدرتی منظر یہاں ہر طرف بکھرے پڑے ہیں- آم اور املی کے درخت سڑکوں پر لگے ہیں درمیان میں ایک پہاڑی سی ہے جہاں سے سیاح گردوپیش کا نظارہ کرتے ہیں- صبح و شام کی سحر انگیزی روح پر وجد کی کیفیت طاری کر دیتی ہے- "ریو شہر سے پاکیتا" جزیرہ کا سفر سٹیمر کے ذریعہ ہوتا اور اوپر کی منزل سے حد نظر تک پھیلے ہوئے سمندر کا نظارہ عجیب لطف دیتا- کہیں وہیل مچھلیوں کے بچوں کے غول ڈبکیاں کھاتے دکھائی دیتے کہیں سمندری پرندوں کی اڑانیں بھلی معلوم دیتیں- ہمارا اسٹیمر ۱۳ میل سمندر پر بنے ہوئے پل کے نیچے سے گزرتا- یہ پل بھی فن تعمیر کا ایک شاہکار تھا- یہ دو بڑے شہروں Rio اور Nitaroi "نیتارائے" کو ملاتا ہے اور اس طرف کھاڑی میں دور تک آتے جاتے بحری ملکی و غیر ملکی جہاز نظر آتے یا کھڑے ہوئے تیل کے ذخائر لئے سمندری جہازوں کے مستول اچھے معلوم دیتے- ہم ان سب کے بیچ میں سے گزرتے ہوئے جزیرہ پہنچ جاتے- کچھ دن میرا قیام یہاں رہا پھر شہر کے (Flamengo) "فلامنگو" کے محلہ میں ایک مکان لیا گیا- دوپہر کو ہم دونوں اکٹھے ہوتے اپنے خالق کو یاد کرتے- ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوتے اور اپنے نیک مقاصد کی تکمیل کے لئے سوچتے- سکیمیں بناتے غرض البیت کے لئے جگہ کی تلاش ہماری منزل تھی- اس منزل کی تلاش میں ہم نے پورے ساڑھے تین سال جدوجہد کی لمبے لمبے سفر کئے- کئی وادیاں گھومے کئی زمینیں دیکھیں- اور کئی عمارتوں کا مشاہدہ کیا- جگہ جگہ کی خاک چھانتے پھرے- میں نے دارالخلافہ "برازیلیا" کا بھی کئی بار سفر کیا- پاراگوائے جاتے آتے بھی درمیانی شہروں میں تلاش کی خاص طور پر (Curitiba) قریطیبہ کئی بار رکا بھی- مگر ابھی وقت مقدر نہیں آیا تھا- جب مسز امینہ ایدل وائز نے پرتگال میں وقف عارضی ختم کیا اور لندن سے بعد شمولیت جلسہ سالانہ لوٹیں- اور وہاں سے آقا کی دعائیں لیں اور ارشادات سے مستفید ہو کر آئیں- تو پھر اس تلاش میں شدت آ گئی- قریبی شہر (Petropolis) "پیترو پولیس" میں جو صدیوں ملک کا سرمائی دارالخلافہ رہا ہے ان کی ایک دوست رہتی تھی ان کے دادا پرتگال سے آئے تھے اور انہوں نے ایک مکان بنوایا تھا جو اب قابل فروخت تھا اس مکان کے ساتھ ایک مہمان خانہ اور سرونٹ کوارٹر بھی تھا- اور ایک فٹ بال کی چھوٹی گراؤنڈ بھی تھی- یہ جگہ البیت کے لئے مناسب معلوم دی- بعد منظوری سودا ہو گیا اور یہ جگہ خرید لی گئی- ہماری کوشش انجام کو پہنچی بنے بنائے تین مکان بھی مل گئے اور وہ بھی شہر کے مرکز سے قریب اور مشہور سڑک پر- جب منزل مل جائے تو لمبی اور تھکا دینے والی کوشش کا بوجھ یوں ہلکا ہوتا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا- انسان ہمیشہ نئی سے نئی منزل کی تلاش میں رہتا ہے حالانکہ اس کی منزل تو صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ کسی طرح اس کا مولیٰ اس سے راضی ہو جائے- یعنی تکمیل انسانیت اور حصول تقویٰ کی منزل مل جائے- چاہے کتنی ہی مشکلات درمیان میں ہوں جب یہ منزل مل جائے تو سب بوجھ اتر جاتے ہیں اور سب مشکلات پرِ کاہ کی مانند دکھائی دیتی ہیں-

---

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دونگا- پھر فرمایا ہے کہ (-) رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں- وہ اس سے بالاتر ہے- یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے- جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطاء الکریم ابن خادم حسین ربوہ

باسمہ کنول بنت سلطان احمد مجوکہ ربوہ

نمیرہ احمد بنت وقاء اللہ کراچی

ثمرہ گلناز بنت نصیر احمد چک ۹۴ ضلع ٹوبہ

طارق عظیم ابن مبشر احمد عارف لاہور

محمد عظیم ابن محمد رفیق کراچی

مریم سوسن بنت عبد الحفیظ کراچی

عدیل احمد ابن عبد الخالق ربوہ

عرفان بن فاروق ابن مرزا ارشد فاروق مغل کراچی

ناصر احمد ابن احسان اللہ کراچی

فاروق ابن چوہدری محمد دین کراچی

عبد الوالی قیوم ابن عبد الباری قیوم شاہد کراچی

نبیل احمد خالق ابن عبد الخالق ربوہ

حناء طاہر بنت طاہر احمد کراچی

محمد تقی باجوہ ابن نعیم اللہ باجوہ کراچی

نفیسہ زاہد بنت انعام اللہ زاہد لاہور

عبد اللہ بن مسعود ابن مسعود احمد کراچی

داؤد احمد خان ابن ملک محمد سعید کراچی

کنول شہزادی بنت محمد صدیق لاہور

عظمیٰ حنا بنت مبارک احمد کراچی

فریحہ مبشر بنت راجہ منور احمد مبشر کراچی

آصفہ بنت محمد عارف بشیر مردان

بقیہ صفحہ ۱

یہ وہ نقشہ ہے جو جماعت کو اختیار کرنا چاہئے کیونکہ اس کو اختیار کئے بغیر ہم دنیا میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کرسکتے۔

(از خطبہ ۲۲- اکتوبر ۱۹۸۲ء)

بقیہ صفحہ ۵

ذاتی ملاقاتوں کا اہتمام بھی کیا گیا جنہوں نے اپنی اپنی صحافتی زندگی کے نہایت اہم، دلچسپ اور سچے واقعات بیان کئے۔ ایک سیمینار میں صحافت کا تنقیدی جائزہ لینے کا بھی اہتمام کیا گیا۔ صحافت کے ۱۵ شعبوں میں بہترین کارکردگی دکھانے والے کارکنوں کا تعین کرنے کے لئے سب کمیٹیاں اور اپیل کمیٹیاں قائم کی گئیں تاکہ اعزازات کی تقسیم میں کوئی بے ضابطگی نہ ہو سکے۔

میں سمجھتا ہوں کہ بعض خاص حدود کے اندر ایرانی پریس کافی تیز رفتار ترقی کر رہا ہے۔ اخبارات کی تعداد بڑھ رہی ہے، ان میں مسابقت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور ایران کی اسلامی حکومت کی عائد کردہ بعض پابندیوں کے اندر رہتے ہوئے ایرانی پریس مفید کردار ادا کر رہا ہے لیکن ظاہر ہے کہ جوں جوں پریس کا دائرہ عمل بڑھے گا اور اسے اظہار خیال کی مزید آزادی ملے گی، اس کی افادیت میں اسی رفتار سے اضافہ ہو گا۔

("جنگ" لاہور۔ یکم مئی ۹۵ء)

خلافت لائبریری ربوہ



# خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**ربوہ :** 15- مئی-1995ء
شدید گرمی اور لو چلنے کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ اتفاق گروپ کے خلاف مقدمے کی سماعت کے دوران لاہور ہائی کورٹ میں ہنگامہ ہو جانے سے ایک فل بینچ کو مقدمے کی سماعت روکنا پڑی۔ جسٹس منیر احمد شیخ کی عدالت میں سماعت شروع ہوئی تو کارکنوں نے کمرے میں جانے کی کوشش کی۔ پولیس نے راستہ روکا۔ عدالتی و حکومتی شخصیات کے خلاف نعرہ بازی ہوتی رہی۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے کہا ہے کہ وہ تاریخ سماعت پر مظاہرہ کریں گے۔ احتجاج کرنے والوں میں خواتین کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی جو عدلیہ کے بعض ارکان کو کوسنے دینے کے ساتھ ساتھ بلند آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد بھی کر رہی تھیں۔ مسلم لیگی راہنماؤں نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں انصاف کی توقع نہیں۔

○ اتفاق گروپ کے خلاف مقدمے کی سماعت کے دوران نواز شریف کے وکلاء نے جسٹس منیر شیخ کا بائیکاٹ کر دیا۔ انہوں نے اپنی درخواست میں فاضل جج کے رویہ پر متعدد الزامات لگائے۔ فاضل جج نے درخواست چیف جسٹس کو بھجوا دی ہے اور کہا کہ اس درخواست کے فیصلہ تک وہ کسی کیس کی سماعت نہیں کریں گے۔

○ لاہور کے تاجروں نے سانحہ چرار شریف پر جلوس نکالا اور بدھ کے روز مکمل ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ تاجروں نے ہڑتال کا اعلان نہ کرنے پر حکومت پر کڑی تنقید کی ہے۔

○ چرار شریف کے سانحہ کے بعد پاکستان نے احتجاجی طور پر بھارت کے ساتھ تجارت معطل کرنے کا اصولی فیصلہ کیا ہے اور اس بارے متعلقہ تجارتی اداروں کی رائے معلوم کی ہے۔ تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ پاکستان کی کون کونسی برآمدات متاثر ہونگی۔

○ خلیج کے اخبار گلف نیوز نے خبر دی ہے کہ بجٹ کے فوراً بعد تحریک عدم اعتماد پیش کر دی جائے گی مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی کے نام پر اتفاق ہو چکا ہے۔ نوابزادہ نصراللہ بھی تبدیلی پر آمادہ ہیں۔ منظور وٹو بدستور وزیر اعلیٰ رہیں گے اپوزیشن کو علم ہے کہ اسٹیبلشمنٹ نواز شریف کو حکومت دینے پر تیار نہیں ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان دست بدست جنگ ہو رہی ہے۔ کئی عمارتیں نذر آتش کر دی گئیں۔ مظاہرین بھارتی فوج کی گشتی پارٹی پر ٹوٹ پڑے۔ فوج کی فائرنگ اور شدید لاٹھی چارج سے درجنوں کشمیری شہید اور زخمی ہو گئے۔ فوج کو کنٹرول حاصل کرنے میں مسلسل ناکامی ہو رہی ہے۔ ۱۱ مجاہدین ابھی تک ڈٹے ہوئے ہیں۔ بھارتی فوج مجاہدین کے ٹھکانوں پر شدید گولہ باری کر رہی ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ اور وزیر مالیات صورت حال کا جائزہ لینے وادی میں پہنچ گئے ہیں۔

○ چرار شریف کے سانحہ کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے فوجی حکام نے جی ایچ کیو میں اہم صلاح مشورے کئے۔ کنٹرول لائن اور جنوبی سرحد پر بھارتی فوج کی نقل و حرکت پر غور کیا گیا۔ دونوں ملکوں کے ڈائریکٹر جنرل ملٹری اپریشنز کے درمیان ہاٹ لائن پر رابطہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ذمہ دار ذرائع نے کہا ہے کہ پاک فوج جارحیت نہیں کرے گی لیکن کسی بھی عملی جارحیت کا منہ توڑ جواب دے گی۔ آرمی چیف کو جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی میں پرنسپل سٹاف افسروں نے علاقائی سلامتی کی صورت حال اور چرار شریف کے سانحہ کے بعد پیدا ہونے والے تازہ ترین حالات کے فوجی پہلوؤں سے آگاہ کیا گیا۔ بعض سرحدی علاقوں میں بھارتی فوج کی نقل و حرکت تیز ہو گئی ہے۔

○ پاک فوج کو چوکس کر دیا گیا ہے۔ افسروں اور جوانوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ سرحدی چوکیوں پر فوجیوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ دشمن کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

○ سانحہ چرار شریف پر پاکستانی سفیروں کو سلامتی کونسل کے رکن ممالک کی اعلیٰ شخصیات سے رابطے کرنے کی ہدایات جاری کی گئیں ہیں۔ بھارتی مظالم اور چرار شریف کے سانحہ کو اقوام متحدہ میں اٹھانے کے لئے پاکستان کے مندوب نے اسلامی ملکوں کے نمائندوں سے صلاح مشورے کئے۔

○ مقبوضہ کشمیر سے دنیا کی توجہ ہٹانے کے لئے بھارت نے کراچی میں دہشت گردی کا نیا منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے تحت دہشت گردی کی کارروائیاں رینجرز اور پولیس چوکیوں اور تھانوں پر ہونگی۔ کراچی پولیس اور رینجرز کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ پولیس افسروں نے بھی سکواڈ کے بغیر نکلنا بند کر دیا ہے۔ پولیس کا دو سے کم موبائیلوں کا گشت بھی بند کر دیا گیا ہے۔

○ کشمیر کے بارے میں مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے حکومت نے اپوزیشن سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ سانحہ چرار شریف سے پیدا ہونے والی صورت حال پر تمام قومی رہنماؤں کا اجلاس بھی طلب کیا جا رہا ہے مگر یہ تجویز اپوزیشن کی رضامندی سے مشروط ہے۔

○ بھارتی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ چرار شریف کے حالیہ واقعات کے بعد کی صورت حال کے باوجود وادی کشمیر میں انتخابات ہونگے۔ حالات کو معمول پر لانے کے لئے انتخابات ملتوی نہیں کئے جائیں گے۔

○ کرکٹ کے سابق کپتان اور ممتاز سماجی کارکن عمران خان نے ایک برطانوی خاتون سے شادی کر لی ہے۔ رسمی تقریب جون میں ہوگی۔ خاتون نے نکاح سے قبل اسلام قبول کر لیا ہے۔ خاتون کے والد یہودی اور والدہ عیسائی ہیں۔ عالمی ذرائع ابلاغ کا خیال ہے کہ اس شادی سے عمران خان کی اپنے ملک میں شہرت متاثر ہوگی۔

○ کراچی پولیس سمیت مختلف حساس اداروں نے ایم کیو ایم حقیقی کے چیئرمین آفاق احمد کے خلاف ۴۵ لاکھ روپے کی ڈکیتی میں ملوث ہونے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ یہ الزام ارب پتی صنعتکار فاروق سومار نے چند روز قبل آفاق احمد پر لگایا تھا۔ فاروق سومار نے الزام لگایا کہ ایم کیو ایم حقیقی کے آفاق احمد کے حساس اداروں سے روابط ہیں اس کی وجہ سے اس کے خلاف کارروائی نہیں کی جا رہی۔ آفاق احمد کا کہنا ہے کہ اس کے خلاف الزامات ایک اور خفیہ ادارے کی ایماء پر لگائے گئے ہیں۔ دونوں کی لڑائی کراچی میں مختلف خفیہ اداروں کی چپقلش کا شاخسانہ قرار دی جا رہی ہے۔

○ پنجاب کے گورنر چوہدری الطاف حسین نے عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کی مخالفت کر دی ہے۔ ڈسٹرکٹ بار جہلم سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سابق چیف جسٹس نے موجودہ حکومت کو مشکلات میں ڈالنے کے لئے عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی کا حکم جاری کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجسٹریٹوں کو ہائی کورٹس کے ماتحت کر دیا گیا تو کام کا بوجھ مزید بڑھ جائے گا۔ موجودہ سسٹم میں ڈپٹی کمشنروں کے ذریعے مجسٹریٹوں پر کنٹرول ذرا زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے۔

○ وزیر اطلاعات پنجاب مہر سعید احمد ظفر نے امید ظاہر کی ہے کہ بلدیاتی انتخابات میں عوام پی ڈی ایف پر مکمل اعتماد کریں گے اور اتحاد بلدیاتی انتخابات میں واضح برتری حاصل کرے گا۔

○ دینی جماعتوں کی تنظیم ملی یکجہتی کونسل نے اندرون سندھ رابطے کے لئے کمیٹی تشکیل دے دی ہے تاکہ ۲۷ مئی کو ہڑتال کا پروگرام موثر بنایا جا سکے۔

○ ملک بھر میں گرمی کی شدید لہر سے ۳۰ سے زائد افراد ہلاک اور درجنوں بے ہوش ہو گئے۔ بالائی سندھ میں ایک ہزار افراد شدید گرمی سے اسہال اور قے کے مرض میں مبتلا ہو گئے۔ زیادہ تر ہلاکتیں جنوبی سندھ میں ہوئیں بلوچستان کے علاقے نصیر آباد اور سبی میں ۳۔ افراد ہلاک اور ۵۰۔ افراد لو لگنے سے بیمار ہو گئے۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے ۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے ۔ ۲۰۰ گرام ۲۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن !
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر 21434-04524 ۔ فیکس 534

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انور گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر : انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب مرحوم

ضرورت ڈیلران / ڈسٹری بیوٹرز
ہم اپنی ایکسپورٹ کوالٹی پراڈکٹس (LADIES GARMENTS) کی پاکستان میں بھی مارکیٹنگ کر رہے ہیں۔ ہمیں مالی طور پر مستحکم اچھی ساکھ کے حامل محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ فیصل آباد ۔ لاہور ۔ ملتان ۔ گوجرانوالہ ۔ راولپنڈی ۔ سرگودھا گجرات ۔ پشاور ۔ کوئٹہ ۔ حیدرآباد اور کراچی کے حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں
ورائٹی انٹرنیشنل
سیکنڈ فلور المصطفیٰ سنٹر
منٹگمری بازار (سوتر منڈی)
فیصل آباد
فون : 611491 - 0411
628465 - 0411
موبائیل : 360578-0342